جلد ۱ | [illegible] دوشنبہ ۱۶ رجب المرجب ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۸ ستمبر ۱۹۰۵ء | نمبر ۳۵

حقیقۃ المجلس

عالی ہمتی ایسی ہوتی ہے

پشاور میں لالو خان نامی کوئی پٹھان کسی انجمن کی ... پسندی کی وجہ سے کسی مجلس سے خارج کر دئے گئے۔ جب شہر میں ساہوکار کی شہرت ہوئی تو لوگوں نے ہمدردی کے طور میں خان صاحب سے کہا کہ خان مجلس والوں کی اس معاندانہ حرکت سے ہمکو بڑا رنج ہوا کہ انکے ممبروں نے ذرا سی بات پر آپکا نام مجلس سے خارج کر دیا تو خان صاحب جھلا کے کہا کہ میاں کس خیال میں ہو ہم تو اس سے بڑی بڑی مجلسوں سے نکالے گئے ہیں۔ اس بیچارے کی ذرا سی مجلس کی اُن مجلسوں کے سامنے حقیقت ہی کیا ہے۔ ہم ایسی مجلس کو کچھ نہیں سمجھتے ... کا رنج ہمکو کس پر توقف کرے۔

عجب تیری قدرت عجب تیرے کھیل

پنجاب و اسکے مضافات اور ممالک متحدہ کی بعض مقامات وغیرہ وغیرہ میں امساک باران سینہ کی بربادی گرانی کی حد اور رعیت کی مایوسی کی خبروں نے زندگی دو بھر کر دی ہے جینا اجیرن ہو گیا تھا۔ ہاروں نے کچھ ایسی نظر پھیر لی تھی کہ لوطا چشمی کی مثل پر پانی پھر جانے والا تھا پا دیکھو گجرات اور مقصودہ احمد آباد میں دریا بہہ گئے۔ ... مکان کشتیاں بہہ گئے ... ممالک شرقی و شمالی اور بعض مغربی حصہ میں امساک رہا اور ... میں کئی راتیں قحط کی ... گئیں ... خاص بہاری ... کی بہار ... زور گھٹا کر جانے تھے آخر یہ ثابت ہوا کہ ان ... کے بچانیکا اثر نہیں ... صبر کر کے بیٹھ رہے ... دنیا جہاں ... ہم ... بارش

باچھیں کھل گئیں

سنا جاتا ہے کہ ممالک متحدہ میں پنجاب میں راجپوتانہ اور گجرات میں خاصی بارش ہوئی۔ قحط کے جانکاہ کھٹکے رفع ہو گئے اور سب سے بڑی خرابی تو یہ تھی کہ شہزادہ پرنس آف ویلز کی تشریف آوری میں خشک سالی بڑی مانع اور سد راہ ہو رہی تھی گو ہمیں ... ہو گئی ہے ... تو تقدیر ... کی کیا خاک سوجھتی مگر خدا کا شکر ... کی ... خدا نے ہمکو ... شہزادہ بہادر آئینگے اور ضرور آئینگے اظہار وفاداری اور خیر مقدم کی تیاریاں کریں گو ... کچھ کچھ ... مخالفت پائی جاتی ہے ان بارشوں سے ... تو ... رہی مگر شہزادہ بہادر ... کی تکلیف ... مقدم ... کی قسمت ... کیا ...

تحفہ جدید یعنے سلطان واچ

ناظرین پنچ پشاور میں ہزارہا اشخاص ایسے ہوں گے جنکو جزو دانا یا شوقیہ گھڑیاں لینے اور پاس رکھنے کا موقعہ پیش آیا ہوگا۔ لیکن جو گھڑی سلطان واچ اسوقت ہمارے پیش نظر ہے جسکو ہمارے مشفق منشی وحید احمد صاحب دہلوی تاجر کلکتہ نے رجسٹرڈ کرا کر تیار کرایا اور برائے ریویو ہمارے پاس بھیجا ہے وہ ایسی خوش منظر اور نادر الوجود ہے کہ جسوقت کہ ہم اسکو دیکھتے ہیں تو ہر نظارے سے علیحدہ کر کے انکو دل نہیں چاہتا۔ شیپ اور سائز کی خوبی۔ پرزوں کی مضبوطی قابل کی دلفریب خوبصورتی رفتار اور ٹائم کی سچائی غرض جو چیز ہے اپنی خاص شان کے ساتھ بیمثل اور لاجواب ہے۔ حضور نما قابل دید ڈائل پر جو حضور سلطان المعظم علاوہ ازیں مزید حشمت کی طغریٰ اور خوبی ٹریس کی بیچی تصویر دکھلائی گئی ہے ضرور ایک مرتبہ درشن کر لینے کے قابل ہے ہم اسکی تعریف میں بس اسکے سوا اور کیا کہیں کہ سلطان واچ مسلمانوں اور عاشقان سلطان المعظم کیلئے نعمت غیر مترقبہ دیگر اشخاص کے واسطے ایک نایاب نادر تحفہ ہے لیکن نہیں کہ کوئی شخص سلطان واچ دیکھکر گھڑی ہاتھ سے چھوڑ دینا پسند کرے۔ ہم اسلامی انجمنوں مدرسوں اور سوسائٹیوں کو توجہ دلاتے ہیں کہ علمأ اور کارکنوں کے لئے بجائے دیگر انعامی اشیا کے سلطان واچ انعام کیلئے مقرر کریں کیونکہ اپنی نوعیت وہ کام جیسے کاردانی اور سالہا سال کیلئے یادگار تحفہ ہے اسلئے ناظرین کو رغبت دلاتے اور دعا کرتے ہیں کہ سلطان واچ منگا کر ہمارے ریویو کا تجربہ کریں۔

منشی عبد الصمد صاحب رضی منیجر دفتر پنچ پشاور سے بھی مقررہ قیمت پر مل سکتی ہے۔ حساب نرخ اور زیادہ تعداد کی خریداری کیلئے جی معرفت اینڈ کمپنی جھ

حاجیوں کی سختیاں

طاعون نے ہندوستان میں یوں تو بہت سی خرابیاں پھیلائیں مگر سب سے زیادہ مضر حاجیوں کے حق میں ہوا ہماری بلند حوصلہ گورنمنٹ ٹرکی کی ممالک کی حفاظت کا اسقدر خیال ہے کہ وہ کسی طرح یہ نہیں چاہتی کہ یہ تباہ کار مرض وہاں بھی داخل ہو جاوے اسلئے اس نے پہلے تو حاجیوں کے تمام ارمانوں پر پانی ہی پھیر دیا تھا مگر جب اس کاروائی کی سخت تحقیق کی گئی۔ تو اب حاجیوں کو اجازت تو دیگئی ہے مگر اوس میں اسقدر قیدیں لگائی جاتی ہیں کہ لوگوں کا گھر سے باہر قدم نکالتے ہی کانپتا ہے۔ ہم تو سمجھے تھے کہ یہ قیدیں بہت جلد رفع کی جاینگی مگر افسوس کہ تکلیف حاجیوں کی بدقسمتی کہ اب تک جو سختیاں اونہیں حرمل کی ودی اندر راستہ کی تکلیفوں کی وجہ سے جھیلنی پڑتی تھیں وہ چونکہ ان کے بڑھتے ہوئے پاک اسلامی جوش کو روکنے کیلئے کافی تھیں اسلئے اون میں اضافہ کیا گیا۔ خدا آنریبل ابراہیم رحمت اللہ کا بھلا کرے انہوں نے بہت کوشش کر کے قرنطینہ کی مدت کم کرادی۔ مگر اب جو جدید قوانین شایع ہوئے انسے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ترکیہ قرنطینہ کا کام کرنا ٹھیکہ ہی ہے۔ سب سے بڑی قید تو یہ ہے کہ وہ تمام راستے بند صرف بمبئی میں حجاج سوار ہو سکتے ہیں اسکی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ اور تو تمام راستے بند کر دئے جائیں اور سب کو اس مسکن طاعون میں جمع ہو کر روانہ جانے کی اجازت دیجائے کراچی چاٹگام اور دیگر مقاموں سے جانے میں ترکی کی ممالک میں طاعون پھیلنے کا زیادہ اندیشہ تھا یہ ان رستوں کا بند کر دینا حاجیوں کے سچے جوش کو غیر مشفقہ ہے

روکنا نہیں تو اور کیا ہے

خیر اس تکلیف کو تو حاجی بڑی خوشی سے جھیلتے مگر یہاں کے قرنطینہ کی نئی ایسی تجویز ہے جس سے حاجیوں کا جوش اس خوف سے فرو ہو جاتا ہے پہلے تو لوگ کامران ہی سے قرنطینہ کرتے تھے۔ اسلئے کہ وہاں بھی دارو قرنطینہ کی کوئی ضرورت نہیں اور گورنمنٹ سے درخواست کی گئی تھی ٹرکی کی گورنمنٹ سے اس معاملہ میں سلسلہ جنبانی کرے۔ اور ہمیں تخفیف کرانا تو غیر ترکی گورنمنٹ کے اختیار میں ہے مگر ہماری نیک دل گورنمنٹ نے ایک قرنطینی بمبئی اپنا بھی لگا دیا۔ کہ جناب ڈاکٹر سرٹیفکیٹ نہ دینگے کسی کو سٹیمر پر قدم دھرنے کی اجازت نہ ملیگی جب یہی بات ہے تو اپنا نذرانہ ڈاکٹر بھی اپنا تو سیدھے کئے بغیر کیوں سارٹیفکیٹ دینے لگے تب جیکے پاس کافی سرمایہ ہے وہ تو خیر اینیم پر سر تسلیم کو ہی جھکت لیں گے مگر غریبوں کا تو خدا ہی حافظ ہے ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ان قیود میں گورنمنٹ نے کہاں تک انصاف سے کام لیا ہے۔ اگر اسکو یہ منظور نہیں کہ یہ اسلامی فرض پوری آزادی کے ساتھ ادا ہو تو اسکی بھی کیا ضرورت ہے صاف صاف یہی نادری حکم شایع کیوں نہیں کر دیتے کہ حاجی اپنے ارادوں کو قیامت پر اٹھا رکھیں۔ نہ معلوم یہ کیا بات ہے کہ اور تو جہاں چاہے گردن اوٹھا کر شتر بے مہار کی طرح چلے جائیے۔ تمہارے جانے سے اور جگہ بیماری پھیلنے کا اندیشہ نہیں۔ اگر خوف ہے تو یہ کہ ممالک عرب میں بیماری نہ اور ہمیں زیادہ تر اونہی مقاموں کی حفاظت کا بڑا خیال ہے ہمیں امید ہے کہ آنریبل موصوف و دیگر مسلمان ممبران کونسل پر گورنمنٹ کو ان سختیوں سے

بمبئی مین جدید مجسٹریٹ

بمبئی مین ایک پریسیڈنسی مجسٹریٹ کی تبدیلی سے نئے مجسٹریٹ کی تقرری کا وقت آگیا ہے جسکی نظر اسطرف لگی ہوئی ہے کہ اس جگہ پر کون مقرر ہوگا۔ مسٹر سیتلواڈ جو تجربہ دو تین مرتبہ عارضی مجسٹریٹ ہوچکے ہین اسلئے خیال ہے کہ یہی مستقل عہدہ پر مقرر کیے جاینگے۔ اور سنا جاتا ہے کہ گورنمنٹ کی نظر التفات انہین کی طرف ہے۔ ہمین اس سے تو کوئی بحث نہین کہ مسٹر سیتلواڈ اس عہدہ کے قابل ہین یا نہین۔ اور اس مین کوئی شک نہین کہ دو تین مرتبہ کی عارضی مجسٹریٹی سے اونہین تجربہ بھی حاصل ہوچکا ہے مگر انصاف سے دیکھیے تو گورنمنٹ کا خیال۔ اگر اوسی طرف ہے تو بہت ہی بیجا ہے۔ اسکی یہ وجہ ہے کہ ایک یوروپین ایک پارسی اور ایک ہندو مجسٹریٹ موجود ہے پھر ایک اور ہندو مجسٹریٹ کی تقرری مسلمانون کے حقوق کا خون کرنا ہے۔ یہ انصاف مناسب معلوم ہوگا کہ جہان ہر قوم کا ایک ایک مجسٹریٹ ہے وہان ایک مسلمان کو موقعہ دیا جائے کیا اس بڑے شہر مین گورنمنٹ کی نظرون مین کوئی مسلمان اس عہدہ کے قابل نہین ہے۔ اگر ہے تو کیون انصاف کے گلے پر چھری پھیری جاتی ہے مسٹر کرسنداس کی تقرری کے پہلے مسٹر محمد علی جینا عارضی طور پر مجسٹریٹ ہوچکے ہین اور اس وقت یہ امید کیجاتی تھی کہ وہی قائم ہوجائینگے کیونکہ مسٹر جینا کرسی مجسٹریٹی پر اپنی قابلیت کا پورا ثبوت دے چکے تھے۔ اوس وقت تو خیر کسی وجہ سے مسٹر کرسنداس کو ترجیح دیگئی لیکن اب جو ایک ہندو مجسٹریٹ ہٹتے ہین تو دوسرے ہندو کو مقرر کرنیسے مسلمانون کی حق تلفی سراسر بے انصافی ہے

محرکان سوادیشی کا بموقعہ جوش

یہ تحریک تو خیر خواہ قوم دیسی کئی مرتبہ کر چکے ہین کہ ممالک غیر کی چیزین خرید کر یہان کا کرورڈن روپیہ باہر بھیجنا اور یہان کی صنعت و حرفت کی جڑ اوکھاڑنا بہت جلد ہندوستان کو غریب اور غیرون کا دست نگر کردیگا مگر جو جوش ابکی مرتبہ پھیلا ہوا ہے وہ کبھی نہ تھا اور اسکی یہی وجہ ہے کہ بنگالی بابوؤن مین خود غرضی کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ اگر کسی طرح انکی ذاتی مرادین بر آئین تو انہین ہندوستان کی خیر خواہی سے کوئی سروکار نہین۔ تقسیم بنگالہ کے متعلق چونکہ انکا یہ خیال ہے کہ اسمین ہماری بڑی حق تلفی ہوگی۔ سرکاری محکمون مین بنگالیون کا وجود کالمعدوم ہوجائیگا اسلئے انہون نے یہ ترکیب کی کہ اگر ہم انگلنڈ کی تجارت کو نقصان پہنچانے کی دھمکی دینگے تو انگلستان والے پارلیمنٹ کو سر پر اٹھا لینگے اور تقسیم بنگالہ کی تجویز کو فسخ کرادینگے مگر این خیال است و محال است و جنون۔ اگر گورنمنٹ بنگالیون کی ان گیدڑ بھبکیون سے ڈر کر اس تجویز کو فسخ کردے گی تو آیندہ گورنمنٹ انکی طبیعت کے خلاف کوئی کام نہ کرسکیگی۔ مثل مشہور ہے گربہ کشتن روز اول۔ بنگالیون کی فطرتی شرارت پھر کبھی گورنمنٹ کو چین سے نہ بیٹھنے دیگی اسلئے پہلے تو یہ خیال تھا کہ رعایاے ہند کی باقاعدہ درخواستین انگلنڈ والون کی توجہین اسطرف مائل کرینگی۔ اور اگر اونکی درخواستین اونہین معقول معلوم ہونگی۔ تو وہ ضرور گورنمنٹ کے اس تجویز کی تعمیل سے باز رکھینگے۔ مگر اب وہ لوگ ہرگز انہین دخل نہ دینگے۔ کیونکہ اس صورت مین گورنمنٹ کے اختیارات کو بہت بڑا صدمہ پہنچنے کا احتمال ہے

ترکی سلطنت آنکھون مین کھٹکتی ہے

یورپ مین اخبارات ترکی گورنمنٹ پر ہمیشہ اودھار کھائے بیٹھے ہین اور ہمیشہ اوس کے متعلق آئے دن بے پر کی اوڑاتے رہتے ہین۔ عید کے روز قسطنطنیہ مین کسی حاسد نے جو حضور سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کو صدمہ پہنچانے کی جو سازش کی تھی اوس کے متعلق منچسٹر گارڈین نامی اخبار استنبول کے ایک نامہ نگار کے حوالہ سے اسطرح قلم فرسائی کرکے اپنے دلی حسد کا ثبوت دیتا ہے کہ اس معاملہ مین کسی شخص کی سازش نہ تھی بلکہ خود حضور سلطان المعظم نے اپنے بڑے لڑکے رشاد پاشا کو اس الزام مین پھانسنے کیلئے اس قسم کی کارروائی کا ایما کیا تھا۔ یہ خبر لکھنے والے نامہ نگار مذکور بہت کچھ زہر اوگلتا ہے اور اپنے حساب اپنے دعوے کے ثبوت مین دو چار نامعقول دلیلین بھی پیش کرتا ہے۔ اب کوئی پوچھا کرے کہ اس کیا سوجھی جو ایسی حماقت اور خلاف گپ لکھ ڈالی سکے جواب مین ہم سعدی علیہ الرحمۃ کا یہ شعر کافی سمجھتے ہین ۔ شور بختان بآرزو خواہند ۔ مقبلان را زوال نعمت و جاہ ۔ ترکی سلطنت کی موجودہ ترقی اور جاہ و جلال انہین ایک آنکھ نہین بھاتا۔ اور اسے بدنام کرنا اپنا فرض سمجھتے ہین۔ نامہ نگار اوسکی ایک اور وجہ یہ لکھتا ہے کہ سلطان المعظم کا یہ خیال تھا کہ عیسائیون کو گرفتار کرکے سولی پر چڑھا دینے کا خاص موقعہ ملجائیگا اس احمق سے کوئی اتنا تو پوچھے کہ

اعلیٰحضرت کو اپنی رعایا کی بہبودی اور حفاظت کا ہمیشہ خیال رہتا ہے اوسکی دنیا کے صفحہ پر نظیر کہین مل سکتی ہے۔ دشمنون کی اس طرح اودھم مچانے اوڑانے سے ترکی کو کوئی نقصان نہین پہنچ سکتا۔ دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است

صلح پر جاپانیوں کی ناراضی

باوجودیکہ جاپان کو روس کے مقابلہ میں ہمیشہ فتح حاصل ہوئی مگر اوسنے اس خیال سے صلح کرلی کہ کسیطرح اس خونریزی سے رہائی ہو اور قومی خزانہ پانی کی طرح بہہ جانے سے بچے کیونکہ دشمن بے زبردست ہے اگر اخیر تک اوسے شکستیں دیتے رہتے جب اوس کے خزانہ پر اتنا اثر نہیں پڑسکتا تھا کہ ہمارے خزانہ پر۔ غرض گورنمنٹ نے تو دوراندیشی سے کام لیا مگر آگے اندیشی میں غلطی کی کہ رعایا کے خیالات کا اندازہ نہ لگایا۔ دشمن بگڑ گئی ہے کہ دشمن سے تو کسیطرح نپٹ لیا مگر رعایا کی ناراضی کا علاج ذرا مشکل امر ہے۔ بیرونی جنگ سے فراغت پانے کے بعد خانگی جنگ کا فتنہ تیار ہوگیا۔ جاپانی اسقدر سمجھے ہوئے تھے اور سمجھ گئی ہے کہ ایک انہوں نے جو یہ شہرت حاصل کی تھی کہ جاپانی قومی جوش اور اپنی گورنمنٹ پر جان نثار کرنے میں تمام دنیا پر فوقیت لیگئے ہیں۔ اب اوس شہرت پر پانی پھر گیا۔ صلح جو اونکی طبیعت کے خلاف ہوگئی ہے تو سب بھڑک گئے۔ گورنمنٹ کے ممبر کیا حقوق ہیں وہ وفادار ثابت ہونے کے لئے کسقدر صبر و تحمل اور عالی حوصلگی کی ضرورت ہے۔ یہانتک کہ بڑے بڑے عہدہ دار اور فوجی افسروں نے ناراضی کے ثبوت میں استعفا دیدیا اور اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ آتش فساد مشتعل ہوگئی اور گورنمنٹ میں سخت پریشانی پھیلی ہوئی ہے۔

اور ستمبر کا تار ہے کہ ٹوکیو میں سخت ہنگامہ جو تیز ہی مچا ہوا ہے۔ [illegible] پولیس تھانے لوٹ لئے گئے [illegible] فساد زیادہ بڑھتی جاتی ہے۔

بگڑی بنجاتی ہے جب فضل خدا ہوتا ہے

قلت باران کی وجہ سے اپکے سال عام طور پر پریشانی پھیلی ہوئی تھی غلہ والوں نے قحط کے آثار دیکھتے ہی اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے غلہ کا نرخ بڑھا دیا تھا۔ وہ کمبخت تو ہمیشہ یہی دعا کرتے رہتے ہیں کہ قحط ہو تو ہماری بھی چاندی ہو اور ابتدا اس موسم میں ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ انکی دعا قبول ہوگئی۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں سے وہ خوب لوٹینگے۔ یونتو گذشتہ کئی سال سے فصل کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے مگر ابکی مرتبہ ایک عالمگیر قحط کے آثار نمایاں ہوگئے تھے اور ہر طرف لوگ بہت ہی پریشان نظر آتے تھے یہانتک کہ کئی مقامات پر امدادی کام شروع بھی ہوگئے تھے مگر گذشتہ دو ہفتوں سے ہندوستان کے متفرق مقامات سے جو خبریں وصول ہوئی ہیں انسے اب بہت کچھ امید بندھ گئی ہے یعنی ۱۵ روز سے بہت معقول بارش ہو رہی ہے اور قریب ہے جوار کے کھیت بہت ہی سرسبز و شاداب نظر آتے ہیں گجرات میں بھی اب قحط کا خوف باقی نہیں رہا۔ پنجاب میں بھی کھیتوں کو قوت لایموت پہنچ چکی ہے اور آئندہ اچھے آثار معلوم ہوتے ہیں۔ کھیتوں میں جان تو آچکی ہے اور خدا نے چاہا تو بہت اچھی فصل ہوگی۔ اگر اس فضل یزدانی سے کوئی شہر محروم رہا ہے تو وہ رامپور ہے مگر یہاں بھی گذشتہ چند روز بارش ہوئی مگر بہت ہی کم ہے اور ابتک وہاں قحط کے آثار موجود ہیں۔ بہرحال مجموعی حیثیت سے بارش معقول ہوئی ہے اور جس عالمگیر قحط کا خوف تھا اب دور ہوگیا غلہ کا نرخ بھی کچھ کم ہوگیا ہے۔

داد رہے ہماری گورنمنٹ کی استادی

ہماری گورنمنٹ نے جب دیکھا کہ آجکل دنیا میں جنگ و جدال کا بازار گرم ہو رہا ہے اور یہ کسیطرح ممکن نہیں کہ ہم اس خونریز ڈرامہ میں پارٹ لینے سے کورے بچیں اسلئے یہ فکر ہوئی کہ ابھی سے کوئی ایسا معاون پیدا کرنا چاہئے جو ضرورت کے وقت کام آئے اور چونکہ جنگ روس و جاپان میں جاپان نے اپنی بہادری اور جنگی تدبیر کا ثبوت دیا ہے اور ہماری گورنمنٹ کو زیادہ تر اندیشہ میدان ایشیا میں جنگ کے ہونے کا ہے اسلئے ایشیا کی اس نئی طاقت کو اپنا حامی بنانیکا ارادہ کرلیا یوں تو پہلے ہی ان دونوں کے درمیان یہ معاہدہ تھا کہ جب کسیکو دشمن سے مقابلہ کرنا پڑے اور دشمن کی حمایت کے لئے کوئی دوسری طاقت بھی بیچ میں کود پڑے تو ہر ایک دوسرے کی مدد کرنا فرض ہوگا۔ مگر اس میں گورنمنٹ نے زیادہ فائدہ نہیں دیکھا کیونکہ آجکل زمانہ کا یہ حال ہے کہ سب کو اپنی اپنی پڑی ہے اور پرائے پھٹے میں پاؤں ڈالنے کی امید نہیں اسلئے گورنمنٹ کو اس قسم کے معاہدے سے فائدہ اوٹھانیکا موقع نہیں مل سکتا جبکہ نئے معاہدہ کا جو مسودہ تیار ہوا ہے اوس میں یہ شرط ہے کہ چاہے دشمن کی حمایت کوئی غیر طاقت کرے یا نکرے مگر ہمارا یہ فرض ہوگا کہ اگر دو میں سے ایک کو کسی نے چھیڑا تو دونوں ملکر اوسکی خبر لیں۔ جاپان چونکہ میدان ترقی میں کود پڑا ہے اسلئے اچھے سے اچھی شرط کے قبول کرنے میں کوئی ہرج نہیں کیونکہ زیادہ تر اسی کو ہماری مدد دینے کی ضرورت پڑیگی مگر ممکن ہے کہ روس کی طرح اور کسی طاقت سے اسکا مقابلہ

نگروں کی ہڑبونگ

سرکی اصول سے جو یہ بات مشہور ہے سر سرد پاؤں گرم رکھنے سے انسان کی دماغی قوت آسمان سے بھی دو چار بالشت اوپر چڑھا کیا کرتی ہے اور اسکا ثبوت بنگال کی بنگالی قوم نے تقسیم بنگالہ کی ناراضی کے سودے میں جو گرا اٹھا ہو یا سیدھا کچھ کر دکھایا وہ تو یہ خیریت ہوئی کہ ہماری ہزاروں کوس دور اندیش گورنمنٹ بہادر نے صدیوں پیشتر سے انکی عزت کے آلات اور اسباب جہالت پیوند زمین یا فنا فی البحر کر دئے تھے ورنہ آج انکے ہاتھوں میں شمشیر و خنجر نہیں تو گھر یا پھاوڑا ہی ہوتا تو کیا عجب دال بھات کھانے والے انا لوگ خوش ہو کے جوش کھا کر غصہ میں آکر آستینیں چڑھا چڑھا کر گھاس بھوس کاٹنا شروع کر دیتے۔ بھلا خیال تو کیجئے کہ ان دھوتی بندوں کے شور و ہنگام سے فائدہ کیا بائی کاٹ موومنٹ (دیسی اتفاق) کا کیا یہی اصول ہے کہ راستوں اور بازاروں میں بازاری اوباش لوگوں نے غل مچانا شروع کر دیا۔ ولایتی اور چینی چیزیں جلانے ہاتھوں کی بنی ہوئی چیزوں کی کاٹ چھانٹ شروع کر دی۔ جا بجا ڈھنڈورا منتی پیٹا گیا کہ ولایتی خصوصاً خاص برطانیہ کی ناپاک سرزمین کی جو چیز خریدے اور استعمال کریگا وہ خارج از قوم اور بدخواہ ملک سمجھا جائیگا۔ ناظرین اگر سچ پوچھئے تو کوئی ترجیح بھری اور دور کی ہے لیکن اصول کے میزان میں ڈالکر غور و فکر کیجئے تو سبحان اللہ ملک کا فائدہ قوم کا فائدہ۔ دین دھرم کا فائدہ۔ ورنہ گورے گوری صورت والوں کی دو بات تو بنی بنائی ہے (کالا اور گورا) یعنی قائم کرتا اور گرتا ہے، اگر تمام اہل ہند اسی طرح دل سے پسند کریں کہ ملکی صنعت اور دیسی تجارت کو ترقی ہو تو ہندوستان ایک قوم بلا فرق مذہب و مراتب فائدہ پہنچائیگی

رخصتی ملاقات

نو وارد مہمان:۔ پا لاگی مہاراج پنچ بہادر

پنچ:۔ آؤ آؤ بیٹھو کیا نام ہے۔

مہمان:۔ میرا نام گوکھلے ہے۔

پنچ:۔ کسطرح آنا ہوا۔

مہمان:۔ میں ہندوستان کی چاکری کرنیکے لئے ولایت جاتا ہوں اسلئے آپکے اشیرواد لینے آیا ہوں

پنچ:۔ خوب میں نے تمہارا حال اخباروں میں پڑھا ہے تم ملک کی کونسی خدمت ولایت میں کروگے۔

مہمان:۔ وہاں کے لوگوں کو ہندوستان کا حال بہت ہی کم معلوم ہے اور یہاں کے لوگ جو کچھ انکو سمجھاتے ہیں ٹھیک نہیں سمجھاتے۔

پنچ:۔ جو نہیں سمجھے وہ تو خیر غلطی میں ہیں مگر جنہوں نے سمجھا انہوں نے کیا کیا

مہمان:۔ انکا چلے تو وہ بہت کچھ کریں مگر ایسے سمجھنے والے بہت کم ہیں اور کم ہونے کی وجہ سے وہ کچھ کر نہیں سکتے

پنچ:۔ مگر تم تعداد کسطرح بڑھاؤگے۔

مہمان:۔ آجکل میں وزارت بدلنے والی ہے لبرل پارٹی برسر حکومت آنیوالی ہے۔ اس پارٹی کے لوگوں نے پہلے بھی اپنی حکومت کے زمانہ میں ہندوستان کی بہت طرفداری کی تھی۔ اور اب بھی اس پارٹی کے بعض ممبر جیسے وعدہ کرتے ہیں کہ وہ ہندوستان کی شکایتوں پر ضرور توجہ کرینگے۔

پنچ:۔ جب وہ توجہ کرنیکا وعدہ کرتے ہیں تو اب تمہارے جانے کی کیا ضرورت ہے۔

مہمان:۔ تھوڑا واقعات تو معلوم ہو چکے ہیں میں اور میرے ساتھی ان لوگوں کو ہندوستان کی اصلی صورت دکھانے جاتے ہیں۔ اسلئے کہ سرکاری رپورٹوں میں جو صورت دکھائی جاتی ہے وہ اصلی صورت سے بہت کچھ الگ ہوتی ہے

پنچ:۔ اگر

لبرل پارٹی

اصلی حالت سے واقف بھی ہوئی تو ہندوستان کو کیا بھاگ لگ جائیں گے۔

مہمان:۔ کیوں نہیں! اس سے بڑا فائدہ ہوگا

پنچ:۔ کیا اسی پارٹی نے پہلے کبھی اپنے زمانے میں ہندوستان کو فائدہ پہنچایا تھا

مہمان:۔ ہاں دو چار ہندوستانیوں کو بڑے بڑے عہدے دئے تھے، ایک دو ٹیکس کم کر دیا تھا اخباروں کو آزادی دی تھی۔

پنچ:۔ مگر کانگریس تو بیچ بیس برس سے برابر شکایت ہی کئے جاتی ہے۔

مہمان:۔ شکایت تو کرنی ہی چاہئے۔ دو چار ہندوستانیوں کو عہدے ملنے سے یا ایک آدھ ٹیکس کم ہونے سے کہیں ہندوستانیوں کی حالت پلٹ سکتی ہے۔

پنچ:۔ تو اب تم سمجھتے ہو کہ ہندوستان کی حالت سنبھل جائیگی

مہمان۔ ممکن ہے کہ پلٹے۔ مگر یہ کام دس پندرہ برس کا نہیں۔ اگر حالت پلٹی تو پلٹتے پلٹتے بھی ایک زمانہ ہو جائے گا۔

پنچ:۔ اول تو کسی پارٹی سے ایسی امید نہیں ہے کہ وہ ہندوستان کی کایا پلٹ دے۔ اگر لبرل پارٹی والوں نے کچھ توجہ کی بھی تو کیا ہوتا ہے۔ کنسرویٹو جب آئینگے پھر وہی گھر پار ہی چالی۔ اور ہندیوں کا سہروالی

مہمان:۔ خیر جو کچھ ہو اور جتنا کچھ ہو غنیمت ہے۔ آپکی توجہ اور دعا ہوگی تو سب کچھ اچھا ہو جائیگا۔

پنچ:۔ میں تمکو روکنا نہیں چاہتا جاؤ اور فتح کرو خدا تمہاری مدد کرے مگر میری رائے میں یہ لبرل اور کنسرویٹو تیلی کے جڑوے ہیں اور یہ فرقہ بندی محض ان کا کھیل ہے ہندوستان کو فائدہ ہونا انسے ہوگا نہ انسے ہوگا پر ہندوستان جینگے

رمضتی کبھی جاتا تو ہند وہ وقت دو دو مرتبہ یہ بات کہیں گے کہ تمام اور ہر طرف میں بال برابر بھی فرق نہ ہے۔

پھر کہ آزادی

پھر بھی ہم میں ہی بزم ہو اور اہلِ وہی
تم جو چاہو تو یہاں گرمیِ محفل ہو وہی

مسٹر پنچ بہادر السلام علیکم۔ زمانہ تو وہی ہے جو اب سے چار برس پہلے تھا لیکن سچ پوچھو تو آپ اور ہم وہ نہیں رہے۔ خیر آپ وہ ہوں یا نہ ہوں اسے آپ جانیں لیکن ہماری حالت پہلی سی نہیں آئینہ اوٹھاتے ہیں اور صورت دیکھتے ہیں۔ تو زمین آسمان کا فرق نظر آتا ہے۔ اب وہ چہرہ مہرہ نہیں۔ گال سوکھ کر چھوہارا ہو گئے داڑھی کے بال نقرئی گھوڑے کی دم ہو گئے ہاتھ پاؤں یہاں تک سوکھ گئے کہ جسم سوکھا ہو گیا سر ایسے ہلتا ہے جیسے گھڑی کا لنگر۔ منہ میں دانت باقی نہ پیٹ میں آنت۔ چلتے ہیں تو عصا لیکر وہ بھی قدم قدم پر لڑکھڑاتے ہوئے جس گلی کوچے میں نکل گئے۔ بچوں اور لڑکوں نے نانا سلام نانا سلام کہنا شروع کر دیا۔ غرض اپنا تو یہ حال ہے۔ دوسری طرف حضرت دل ہیں جنکی جبلت و فطرت میں سرمو فرق نہیں آیا۔ وہی جوش وہی خروش وہی ولولے وہی شوقِ دل بازی کوئی حسین دیکھا مچل گیا کوئی دلربا دیکھا لوٹ ہو گیا۔ اور جو چکنے گال دیکھے وہیں پر پھسل پڑا۔ اگر سچ پوچھو تو بڑھاپا کیا آیا کہ اوسے ارمان نکالنے کا ایک موقع ہاتھ آ گیا۔ کیونکہ اس سے آگے جس مہ لقا پر چشم پر نظری کی سیکڑوں نے انگشت نمائی کی مگر اب پیرانہ سالی ہے کسی کو کیسی ہی محبت بھری نظروں سے کیوں نہ دیکھیں مگر کوئی اشتبہ غور کرنے والا نہیں۔ اور نہ کوئی برا خیال کرنے والا۔ اور اب اگر کوئی ایسا ہو بھی تو کچھ خرابی نہیں نہیں تو یہ اقتضا اوسکا ہوس جوانی آدمی کی جامۂ الزام ہوتی ہے۔ نظر کیسی ہی ہو اس عمر میں بدنام ہوتی ہے۔ اب وقت پیری ہے۔ قبر میں پاؤں لٹکائے زمانہ میں بہت کچھ سیاہ و سفید کیا اب ہزار چاہتے ہیں کہ کسی گوشۂ عافیت میں بیٹھکر الٰہی بخش دے الٰہی بخش دے کی صدا لگائیں۔ لیکن حضرت دل کی درگاہ سے یہی خطاب ہوتا ہے کہ آہ نو سو چوہے کھاکے بلی حج کو جائیگی۔ دنیا ایک لمحہ بھر کی فرصت کا نام ہے جس میں انسان کو چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے اسکی سیر کرے۔ زندہ دل زندہ جی کا ہے نام۔ مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں۔ رات دن حضرت دل کی اوٹھتے بیٹھتے یہی تلقین ہے۔ لیکن آجتک ہم بھی اپنی بات پر اڑے رہے۔ اور اوس کے جواب میں یہی کہتے رہے۔

دیکھ اے دل نہیں اچھا یہ تغافل تیرا ۔ کر لے اے مرد خدا یاد خدا تھوڑی سی ۔

اور عذرِ پیری کا ہمیشہ کرتے رہے لیکن وہ بھی اپنی بات سے باز نہ آیا۔ اور اب اخیر میں یہ نصیحت کرتا ہے کہ اگر جوان نہیں ہو تو جوانوں کی صورت ہی بنا لو۔ خضاب کرو۔ یہ بھی نہ ہو تو مہندی سے لال داڑھی کرکے سرخاب بن جاؤ۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو مٹی کے تیل کے دھوئیں سے منہ کالا کر لو۔ گال پھلالو کمر کس لو۔ اور پھر ایک دفعہ بیس برس کے نوجوان نامہ نگاران کی محفل میں شریک ہو جاؤ۔ اگرچہ اکثر یار لوگ ہنسیں گے دہلوی احباب پھبتیاں اڑائینگے اور لکھنوی اصحاب تالیاں بجائیں گے۔ کہ یہ بڈھا گھوڑا لال لگام لگا کر کہاں دولتیاں جھاڑنے لگا لیکن رفتہ رفتہ سب صورت آشنا ہو جائیں گے اور یہ جھجک اور جھینپ سب جاتی رہیگی۔ پس نہایت ہی ادب کے ساتھ محفل رندان میں سلام کرتے ہوئے قدم رکھتے ہیں اور اسقدر تصدیع وقت کی معافی چاہتے ہیں کیونکہ یہ لایعنی تحریر بیش بہا وقت کے خون کا فدیہ نہیں ہو سکتی۔ لیکن انشاء اللہ آگے اسکی تلافی ہو جائیگی ابھی تو صرف اسقدر کہدینا کافی ہے کہ جو احباب آزاد کی پچھلی ژولیدہ بیانی سے واقف ہیں وہ اب اوس سے زیادہ محظوظ ہونگے کیونکہ آگے سے حوصلے ہر طرح بڑھے ہوئے ہیں نظر میں دوربینی آگئی ہے۔ اور اگرچہ اس وقت پیری شباب کی باتیں ۔ ایسی ہیں جیسے خواب کی باتیں ۔ لیکن جوش خروش کا تھرمامیٹر انتہائی درجہ پر پہنچا ہوا ہے۔ اور پہلے اگر قد یار پہ لٹو تھے تو اب خرام ناز کی بن چکی میں یہاں تک پسے کہ چورا ہو گئے۔ چشم فسون ساز سے اگر پہلے مدہوش تھے تو اب نگاہ ناوک انداز سے مجروح ہیں۔ پہلے گریبان چاک تھا تو اب سینہ چاک ہے۔ پہلے سوزش تھی۔ تو اب طپش ہے۔ آگے شورش تھی تو اب جنون ہے۔ غرض یہ کہ سب حوصلے بڑھ بڑھ کے آخر آفت جان ہو گئے۔ کچھ دنوں ارمان رہے پھر دل میں پیکان ہو گئے۔ اسلئے امید ہے کہ ناظرین کچھ نہ کچھ ہماری خدمت سے مسرور و محظوظ ہوں گے۔

خاکسار

اصغر العباد محمد حسین آزاد از اٹاوہ

لنڈو لنسی کل کو چھوکری گلی ڈنڈا کہتی ہے تو جو آج کبوتر اوڑا رہی ہے

(دیگر بیان نو اوڑا چکے)

امیر حمزہ کی داستان میں (جسے بمبئی کے موالی بھائی لفظ بلفظ صحیح اور خدا کی طرح معتبر مانتے ہیں) ہم پڑھا کرتے تھے کہ اگلے زمانہ کی عورتیں چوگان بازی کیا کرتی تھیں مگر وحش جب ان یورپین لیڈیز کو جنہوں نے لمبے بیچ کر دکھایا۔ ہمارے بڑے بوڑھے کہا کرتے ہیں کہ "لڑکی وہ لڑکیوں میں جو کھیلے
گر لونڈوں میں جاکے ڈنڈ پیلے"

(لیکن یہ ڈنڈ پیلین)

پارلیمنٹ میں رواتم دھانا اور کرتم کرسا کرنے کا انہیں بھی شوق پڑا تھا (پارلیمنٹ کے ممبر یا جج منتخب ہونے کے بحث کرتے کرتے اپنے لفظی پارٹی کی دوا توں اور کرسیوں سے خبر لیتے ہیں) اگر وہ خاک تر اونچی تہذیب کے مرتا میٹر کا پارا اتنا اونچا بڑھ جاتا ہے کہ اونچی مدد کے لیے پولیس بلانے کی ضرورت پڑتی ہے) مگر اس میں یہ ناکام رہیں اور پارلیمنٹ نے انکی نازک حالت پر کچھ رحم نہیں کھایا اور انکی درخواست داخل دفتر کی یا مسترد ہو گئی۔ لیکن اگر یہی لیل و نہار ہیں۔ تو انشاء اللہ یہ ضرور پارلیمنٹ کی ممبر ہو کے رہیں گی۔ اور اگر ضرورت کا تاج ہوتا (ملکہ متوفیہ) تو وہ بھی جاتیں۔ انہوں نے کیا ہوتا نہیں چاہا اور کیا ہو نہیں گئیں۔ جج بننے کی انہوں نے خواہش کی۔ بارسٹری کا خبط انہیں ہوا۔ خیر وہ تو رہی ہوئی باتیں ہیں۔ اب ایک اور مزیدار حکایت سنئے میں آئی ہے۔ انگلستان میں کنوس نامی گاؤں ہے وہاں کی عورتوں کو کرکٹ کھیلنے کا شوق چرایا۔ بس پھر کیا تھا زور شور سے بجید (؟) (عورتوں) سے پیشتر ایک ٹیم تیار کر لی۔ اور کھیلنے کی ٹھہری کس سے ہمارے مردوں سے۔ مگر یورپ کے مرد عورتوں کی طرف سے ذرا رحم دل ہوتے ہیں اونہوں نے کہا کہ ہم کھیلیں گے بھی بائیں ہاتھ سے۔ اور بولنگ بھی اُلٹے ہی ہاتھ سے کریں گے۔ **لی اب تو ہو راضی**۔ وہ گردن جھکا کے بولیں۔ ہاں (لیکن بڑی آواز سے اسطرح نہیں جسطرح "قبول" کہنے کے وقت ہمارے ان کی دولہنیں چپکے سے ہوں کر دیا کرتی ہیں) وہ یعنی مرد سمجھ کر شاید اگر ہم سیدھے ہاتھ سے گیند پھینکیں اور اونچی کمر تین بل کھا جائیں اور پھر کر نہ پکڑ سکے کہیں بل کھا گئی کی ٹانگ لا کر نہ ذرا دیر ہی آفت آ گئے۔ عوض جناب وہ مقرر ہو۔ عورتیں کھیلیں مگر اتنی رعایت پر بھی ایک رن کی کسر رہ گئی یعنے فقط ایک رن سے عورتیں ہار گئیں۔ مگر ہم انکی اس مردانہ ہمت کی تعریف کرتے ہیں اور انکی پیٹھ ٹھونک کر کہتے ہیں۔ **ٹرائی اگین مائی لیڈیز**۔

راقم

نامہ موسمی تحفہ

پیارے بیٹے بہادر۔ اللہ تمہیں ہرا بھرا رکھے وہ زمانہ آ گیا ہے جبکہ ہر چیز میں قوت نمو بڑھ جاتی ہے۔ دیکھو زمین ہو کل تک ننگی پڑی پڑی تھی آج قدرتی زمردی فرش سے جگمگا اٹھی۔ برگ و شجر سرسبز ہو گئے۔ ہر شاخ میں ننھی ننھی کونپلیں نکل آئیں۔ سارے عالم پر ایک نیا جوبن چھایا۔ کسان جسے بیچ (؟) ہو بارش ہوئی ہے شاداں و فرحاں نظر آتے ہیں ان کے چہرے بھی گل کی طرح شگفتہ نظر آتے ہیں۔ کھیتوں کی آبادی میں سرگرم ہیں محنت سے سخت محنت میں مشغول ہیں۔ اور ذرا پیشانی پر بل نہیں لاتے خدا انکی محنت کی مزدوری دے۔ خلق اسلیے خوش ہے کہ دلخواہ بارش ہونے سے غلہ کی ارزانی ہو گی۔ قحط کی مصیبتوں سے بچیں گے۔ خدا ایسا ہی دن لائے۔

قدرتی سماں بھی عجیب دلفریب ہے۔ نیچرل خوبصورتی آنکھوں میں کھبی جاتی ہے۔ یہ جھوم جھوم کر آنے والی بدلیاں۔ یہ اودی اودی گھٹائیں۔ یہ ننھی ننھی بوندیاں۔ یہ بجلی کی چمک یہ رعد کی کڑک۔ یہ قوس قزح کے طرح طرح کے رنگ۔ یہ مست گجری۔ یہ جھولے میں پینگیں۔ یہ محبو شاں گلشن کا دھانی دھانی پوشاکوں سے آراستہ ہو کر لچکانا۔ یہ گلوں کی شگفتگی اور انکی بھینی بھینی بو سے نسیم سحر کا بسی ہوئی اٹکھیلیاں کرتے ہوئے چلنا۔ یہ غافل کے چہچے یہ چاند کا ابر کے ہلکے ہلکے آنچلوں میں کبھی منہ چھپانا اور کبھی باہر نکالنا۔ یہ صبح کی ہلکی ہلکی چلنے والی نسیم سے سطح آب پر جھکولے پڑنا۔ یہ دریاؤں میں مد و جزر۔ یہ مسیناں چمن کا نہ یہ کبھی دھوپ کبھی چھاؤں۔ کچھ ایسی فطرتی کیفیتیں دکھائی دے رہی ہیں کہ دل الجھا جاتا ہے طبیعت ہاتھوں سے جا رہی ہے۔ بس یہی جی چاہتا ہے کہ سال بھر آئی ہے تو یہ دور کر دل شادماں کرتے یہ جوتن کے ہاتھ سے پی پی کے مے بدمستیاں کرتے مگر سا یہاں جی اپنی قسمت کہ وصال یار ہوتا۔ اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا

راقمہ ناظر قدرت کا دلدادہ وسینوی بہاری

اپنی ہمت صرف کرنا چاہیے

پیارے نیارے آنکھوں کے تارے۔ دولارے پنچ خان زادو تو زندہ۔ آداب و تسلیمات کا دورہ دورہ نہیں رہا۔ اب گرما گرم جنگ طرابلس کا سکہ چل رہا ہے۔ کہئے آپکو کچھ بسنت کی بھی خبر ہے کہ اپنی چیک مین چہر کے کھا رہے ہو۔ اے واہ ہمیں زمانہ کی خبر نہ ہو تو کیا بھٹیار خانہ کے گپ مارنے والوں کو ہو۔ ہر طرف حشرات الارض کی طرح جاسوسوں کی ریل پیل ہے۔ رویٹر پیر وغیرہ کی اُڑی دم تار آتے رہتے ہین کہ آج روس کی روسیاہی ہے یا جاپانی شجاعت کا غرّا پشتہ۔ ہر دوگری سے تجاوز ہو گیا آپ عالم بالا کی خبر سنانے گئے ہین۔ تو ارشاد کرین۔ درین چہ شک۔ جناب کا قلب انور آئینہ سکندری ہے۔ ذرا تو ندیر ہاتھ پھیرا۔ کہ تمام عالم کی گپ شپ سامنے دست بستہ موجود ہو گئیں۔ ماہ بدولت نے بھی آپ ہی کے کسی نائب سے سُنی ہو گی۔ شاید اب آپکی دماغ کی کوٹھڑی سے رفو چکر ہو گئی ہو۔ بھئی وہ کیا ہے۔ سیکڑون ہزارون خبرین آتی رہتی ہین۔ اب کس کس کا خیال رہین۔ اسی الجھن مین رہین تو سلطنت کا کام کیونکر چلے۔ بجا ہے۔ سفید گلی کی بہو بیٹیاں آپ ہی کے تصدق پیٹ پالتی ہین۔ عشوہ و ناز کے مخزن بی کچن کخ تہو چڑ کی زبان سے نکل گئی۔ معاف کیجئے۔ حمیت اسلامی کے خزانہ پنچ خان بہادر کسیوقت کہین گے۔ آپ اتنی جلد کا بدل گئے۔ کسی شوخ ستمگر تلون مزاج محبوب کا پرتو تو نہین پڑا۔ بارے ان تلون مین تبدیل نہین۔ کسی نحوست کی ماری ہوئی پہ خدا نہیں سمجھتے۔ بی امن آپ ایسے خاصے پانچ اجاڑ پڑی بیٹھے ماخوب می شناسیم پیران پارسا را ٭

عفت کو بہنے دیجئے۔ بڑے ریشا نیل دن بہر توریا کی تسبیح پھیرتے ہین۔ رات ہوئی تو ناچ رنگ وغیرہ مین جا جھکے۔ توبہ توبہ۔ خدا شناس حضرات کے یہ کام نہین۔ البتہ ان مکر و فریب کے پتلون کا یہ شیوہ ہے جو خلق خدا کو اپنے دام تزویر پھنسائے بیٹھے ہین۔ خیر ارشاد کیجئے۔ بہتر اپنی سماعت کو ہمہ تن متوجہ بنائیے کسی رنگ عاشقان کی مثل زرد رو منہ ڈالے پرچے مین بعنوان جاپان مین اسلام مضمون نکلا جس سے پتہ لگتا تہا کہ وہان کے باشندون کا میلان قلب اس جانب ہے بالفعل ذرا سا اشارہ ہو تو کسی روز یہ تمام خطہ نور اسلام سے درخشان نظر آئے۔ میان کو جیسیم ایجانب علیہ الرحمہ نے اپنے دربار یونیز واضح کیا تھا بجا ہے آپکے سوا کون لکھ سکتا ہے اور اسپر کسی نامہ نگار نے بھی کچھ خامہ فرسائی کی۔ ماہ بدولت بھی الانسب الانسب جانتے ہین۔ کہ اسوقت جبکہ وہان کے لوگون کا رجحان بھی پیارے اسلام کی طرف پایا جاتا ہے اور وہ صداقت کے متلاشی ہیں تو ہمین اپنے مذہب کی خوبی اور سچائی کو اچہی طرح ظاہر کرنا چاہئے۔ جبکہ نکمی لے توبہ مکتی فوج والے اپنے پلون کو لیکر گندگی پھیلانے کو جانے والے ہین آریہ مذہب والے بھی دہوتی سے باہر ہو کر دو دو ہاتھ کرنے پر آمادہ ہین۔ کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی مقبولان خدا گھنی سادہ سے ٹک ٹک دیدم دم نکشیدم بہوت بنے بیٹھے رہین۔ لازم ہے کہ بلا استخارہ و خیال گہوڑے تو رہاسے پیشتر قسمت آزمائی پر کمر بستہ ہو جائیے۔ اسلامی بر اعظم کے مقابل تمام کی رزمستان تو ہم بلکہ کالعدم ہو جائیگی

دنیا مین اسکے صرف اپنی صداقت کے تصدق دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی کی اور کر رہا ہے لنبے سے بلند قلعہ پر اسکی فتح کا پھریرا لہرا رہا ہے۔ ہمارے منچلے روسا ہزار ہا روپیہ خرافات مین صرف کرتے ہین اور بل جان کی بھینٹ چڑہایا کرتے ہین اسکا عشر عشیر بہی اس کار خیر مین خرچ کرین اور علما بہی فتوے بازی اور کفر کا سرٹیفکٹ دینے سے کنارہ کشی کر کے اسطرف متوجہ ہو جائین تو کچھ بڑی بات نہین ہے۔ متمولین کی آنکھوں پر غفلت کا پٹہ ایسا بندھا ہوا ہے کہ وہ اسکی جانب دیکھتے تک نہین۔ چڑیلون اور بھوت پریتوں کی ظاہری صورت پہ بجز بھڑ ہو رہے ہین کہ اسکا وہم نہین ہوتا۔ صرف ہمارے شہر بمبئی کے باہمت روسا نے جب کسی کام کی جانب توجہ کی ہے تو اس خوبی سے کی ہے کہ ہر ایک کی زبان سے مرحبا احسنت علی کی آواز نکلنے لگی۔ لیکن اس کام کا علاقہ کافہ اہل اسلام سے ہے اگرچہ صداقت مین یہ بڑی اثر ہے کہ وہ خود بخود قلوب کو اپنا گرویدہ بناتی ہے۔ اگر اسکی اشاعت مین تہوڑی سی سعی کیجائے تو قلیل عرصہ مین حیرت انگیز ترقی کرتی ہے۔ مسلمانان پیشین اشاعت اسلام مین جان و مال سے دریغ نہین کیا کرتے تھے۔ جنہون نے اپنے پاک خون کو اسکی تقویت مین بہایا ہے ہم بالفعل صرف مالی اور زبانی کوششین کرین تو چند ہی عرصہ مین جاپان نیز اسلام ہی اسلام نظر آئیگا۔ یہ مال و دولت جسپر جان قربان کرتے ہین احمد شعرنا کے مصداق بنے ہوئے ہین سہ گر جان طلبی مضایقہ نیست ٭ زر میطلبی سخن درین است ٭ عاقبت مین مفید نہین ہو سکتا۔ خدا و رسول کی خوشنودی کے لئے نہ صرف کیا گیا تو روز قیامت بہی باعث جان ہو

بماری نجات شراب خانے اور بندۂ مشیتان
بخشے پر ہے۔ اپنی خیال ہست و محال ہست و جنون

راقم

نیک کاموں کے سوا کوئی نہیں اپنا رفیق
مال و دولت جاہ و حشمت زینت دنیا ہیں سب

بقلم

مہی اسلامی خادم لسان الصدق

معشوق کی گالی سے تو عزت نہیں جاتی

مولانا دہرم اور ناد پنچ نسخے۔ آپ نے کچھ سنا۔ قد قد قد۔ ارے یار اسی سال تاریخ ۵ ماہ ستمبر کو ٹھیک دس بجے شب سے مابدولت کے قانون دان نمبر کی اسٹریاں مارٹ بمبئی کے چار ورڈ کی نادار برس کے جال سے گرون زیادہ بل کھا رہی ہیں۔ دل تو چاہتا ہے کہ وہ بات تم کو بھی سناؤں لیکن خیال یہ آتا ہے کہ تمہارے ساتھ اور لوگ بھی سنن لینگے۔ تو سماجی پارلیمنٹ کے کرسی نشین اور دہرم کے منتری کی اہانت کرنی ہوگی۔ لیکن یار بات ایسے مزے کی ہے کہ قد قد قہ قہ تم کیا جو سنے پاجامہ چھوڑ دو بلکہ لنگوٹ تک بن مضمون کے ہیرو کے سر باندھ دو۔ اچھا ایک شرط سے سناتے ہیں۔ کسی سے کہنا نہیں بلکہ یہ مونخ حماقت بھونچے ہی ہضم کر جاؤ رہے کسی گوشے میں ڈال دو تاکہ کوئی دیکھے دوسرے بات یہ ہے کہ ایک لاڈ صاحب جنکا نام زنانہ ہی سے مرحوم ہی ہے گویا زنانی مردانی ترکیب سے مرکب ہے۔ آپ قانون دان کیمل بھی ہیں اور ستے آرہ سماجی گروہ کے ممبر یا گہین کے پریسیڈنٹ بھی ہیں۔ ضرورت سکنڈ کلاس کے نشین یعنی دو برم حد کی گاڑی پر جنگلی ہونیکا ضرور تھا۔ سو اور بھی

بہت کچھ ہیں۔ انہوں نے سیتاپور سے سکنڈ کلاس کی ریل گاڑی میں سوار ہوکر گو زبان قال سے نہیں لیکن طریق عمل مرزا داغ مرحوم کے۔ مصرعہ۔ معشوق کی گالی سے تو عزت نہیں جاتی۔ کیا خوب گرہ لگائی ہے۔ رسوا ہوئے گر آدمی پہ شرم نہیں آتی تقطیع کا وزن یا ردیف وقافیہ کی ترکیب درہم ہوتی ہیلون کے جوڑ کی طرح سمجھ لیجیگا۔ مطلب یہ ہے آپ کے برابر والے درجہ میں کوئی زنانی یا زنانہ فیشن سواری ہی نشستہ تھی سوا اور لطف یہ کہ اپنے اپنے درجوں میں شامل بوم تنہا دونون بیٹھے تھے۔ بابو صاحب کے شعرہ دماغ کو کچھ تو نشہ وحشت کے جوشش نے ادبہار او سہر جنگل کی ہوا نے سونے پر سہاگے کا کام دیا۔ پیاری صورت موہنی مورت کو تنہا اور برابر بیٹھا دیکھ کر بہکنے لگے۔ سے اچھی صورت پہ غضب ٹوٹ کے آتا دل کا پہلی تو کچھ کہا نہ کہنے کا رستے لعدا بنی مین مجبوری کیلئے آپ ہی آپ اشارہ بازیاں بھی کرتے رہے لیکن جب اوس جنت بازی ماکی طرف سے کچھ جواب نہ ملا تو جناب دہرم اوتار ممبر صاحب دلنی موشی نیم رضا کے مصداق اسکی خاموشی محمول کرکے نیوگ کی بنیاد جمانیکے لیئے ایک اسٹیشن پر بتنہا عشق انوو بدار خیز و کہیں دوست از گفتار خیزد۔ کچھ مطلب یا پردہ کی بات زبان پر بھی لائے۔ بس پھر کیا تھا شراب ملامت کی بوتل ادبل پڑی۔ وہیں موہوم کا چشمہ کھلنے ہی وہ وہ بے لفظ اور کھری کھری گالیاں نکلیں اور بابو صاحب پر پڑنی شروع ہوئیں۔ کہ رہے نام سماج کے ساتھی اور بابو صاحب کی پیچیائی کا اسٹیشن آیا اور اس خیالی محبت کی پتلی کا بھائی یا کوئی عزیز تھا۔ اوسکو بلا کر پا صاحب نے

بابو صاحب کا نچہا سنایا۔ اوس نے بھی ملوتوں کے دفتر سے ابھی ابھی اور سے پیارے فیشن کی چھانٹ کر بابو صاحب کے سر چڑھا دیں۔ تماشائیوں نے بھی بابو صاحب کی مزاج پرسی میں اپنی زبانوں کو لعن طعن ملامت اور فضیحت کا آلہ بنایا۔ گارڈ صاحب پہونچے تو انہون نے پہلے تو پریسیڈنٹ صاحب کی اور دون سے کچھ زیادہ مزاج پرسی کی۔ بعد ازاں پابدست دگرے دست بدست دگرے کرکے کلوروین سے دست و بغل کرانا چاہا۔ لیکن خیریت ہوئی کہ لکھیم پور کا اسٹیشن آگیا اور جہیر صاحب کے حواریین جو پیشتر سے بابو صاحب کے استقبال کیلئے موجود تھے۔ یہ واقعہ سنکر خدا جانے یہ واقعہ سنکر رنجیدہ ہوئے یا خوش لیکن لوگوں کی منت خوشامد کرکے اور اپنے دہرم اوتار کو لاٹھیوں کے پنجوں سے چھڑا کر یہ جا وہ جا غائب۔ ابدولت بھی ایک بہتی گرتی ہوئی گاڑی میں اپنی راہ سدھارے

راقم

مخبر صادق از سیتاپور مورخہ ۱۹۰۶ء

اور بیا بانداریوں سے ملتے ہیں۔ درخواست آنے پر فہرست کلاں مفت ارسال کیجاتی ہے۔ تمام خط و کتابت زبان انگریزی یا ہندی یا گجراتی و ناگری اُردو میں ہونا چاہیئے۔

مختصر فہرست

عطر گلاب فی تولہ ۲ روپیہ سے ۲۵ روپیہ تک
روح گلاب ″ ″ ۸ روپیہ سے ۵ ″

عطر کیوڑہ و حنا و موتیا و شمامہ و چنبیلی و جوہی (فی تولہ ۲ سے ۲۵ تک) عطر مولسری و چمپا و خس و زعفران و پارجاتک (فی تولہ ۲ روپیہ سے ۲۵ تک) روح خس روح پانڑی کا (فی تولہ ۵ سے ۲۵ تک) عطر اسٹیپول (۵ سے ۱۵ تک فی تولہ) روغن بیلا و چنبیلی و موگرا و حنا و کیوڑہ و مسالہ (فی سیر ۲ سے ۲۵ روپیہ تک) عرق گلاب و کیوڑہ (۱۲ سے ۱۲ فی سیر تک)

پتہ کیمن لال چین سکھ واس جنرل مرچنٹ بمبئی

جاسوسوں کی رپورٹیں

کوہ قاف سے موصولشدہ تازہ تار میں ظاہر کیا گیا ہے کہ وہاں تاتاریوں اور ارمنیوں کے ابین شدید جنگ کامل پانچ روز تک جاری رہی۔ شوشہ کے ارمنی اعلیٰ پادری نے بذریعہ تار برقی تحریر کیا ہے کہ وہاں پر سخت بربادی اور پائمالی ہو رہی ہے۔ شہر بالکل کھنڈر ہو گیا ہے۔ ارمنی لاشیں اور زخمیوں کے انبار سڑکوں پر پڑے ہوئے ہیں۔ ہزاروں خانماں برباد ہونے کے سبب پادری صاحب نے استدعا کی ہے اور لوگوں کو بھوک کی شدت سے بچانے کی امداد چاہی ہے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ روسی مقام باکو میں مٹی کے تیل کے جو پیپے کارخانجات اور گوداموں میں جلا دئے گئے تھے۔ ان کا کل نقصان ۲۲ ملین پونڈ ہوا ہے۔ از سر نو کارخانہ جاری کرنے کیلئے بڑا بھاری صرفہ ہوگا۔ علاوہ ازیں روسی صنعت و حرفت کے کارخانجات کو بڑا نقصان ہونیکا احتمال ہے۔

روٹر کا نامہ نگار متعینہ ٹوکیو بذریعہ تار برقی خبر دیتا ہے کہ جاپانی مجلس شوریٰ کا ایک جلسہ منعقد کیا گیا تھا جس میں ایم کاٹسوارا نے اس امر کا یقین دلایا کہ جاپان نے روس سے اس امر کا ہرگز ہرگز اقرار نہیں کیا ہے کہ مقام پوروز پر وہ مورچہ بندی نہ کرے گا۔ جاپان اسکے دروازہ اور اقوام کیلئے کھلا رکھنا منظور کر لیا ہے۔ نیز جاپان نے کوریا میں آزادانہ کامل حقوق حاصل کر لئے ہیں۔

ٹوکیوں میں افسران ملک کے اظہارات نے اسقدر اثر کیا کہ جاپانیوں کا جوش فرو ہو گیا۔ غیر ملکی سفارتخانوں سے سپاہی ہٹا دئے گئے۔ عام خیال ہے کہ آئندہ مجلس شوریٰ کے انعقاد پر وزارت مستعفی ہو گی۔

بیرن کومورا اندرونی شکم کے مرض میں بستر علالت پر کروٹیں بدل رہے ہیں۔ بقول ڈاکٹر عمل جراحی کی ضرورت نہ ہوگی۔

جسوقت روسیوں کو صلح قائم ہو جانیکا یقین ہو گیا۔ منچوریا کی روسی سپاہ نے بڑی مسرت ظاہر کی جلسے کئے گئے۔ اور جابجا پریسیڈنٹ روزویلٹ کا جام صحت نوش کیا گیا۔ اکثر روسی سپاہ نے منچوریا میں ہی قیام کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ ڈیلی ٹیلیگراف کو ایک خاص خبر ٹوکیو سے موصول ہوئی ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ جنرل نوگی اور جنرل نوڈز مستعفی ہو گئے۔

روٹر کا نامہ نگار ٹوکیو سے خبر دیتا ہے کہ جاپانی وزیر داخلیہ اور محکمہ پولیس کے اعلیٰ افسر نے بھی استعفا دیا ہے۔

عبدالباقی آفندی نام ایک دولتمند نے باب عالی سے درخواست کی ہے کہ دریائے فرات سے حلب تک نہر لانے کی اجازت ہو جائے درخواست نظارت نافعہ میں زیر بحث ہے۔

باب عالی نے تاکیدی احکام جاری کئے ہیں کہ حکام حجاز و عاملان با اختیار موصل و بغداد و بصرہ کی زراعت کی ترقی کے وسائل پر سرگرمی سے عمل کریں۔ اور عربوں کو کھیتی کے نکالنے کی تدبیریں بتائیں۔ تاکہ وہ اپنی بکریوں سے فائدہ اٹھائیں۔

وسط اگست میں مدرسہ قندھاری افغان عالم نور پول میں شیخ عبداللہ کو تبلیغ کی مسجد میں پہنچے۔ وہ انگریزی کا ایک حرف بھی نہیں جانتے مگر یہ عزم رکھتے ہیں کہ خواہ سو سال میں انکو اس زبان پر قدرت حاصل ہو وہ انگریزی بولنا اور پڑھنا سیکھ کر برطانیہ میں تبلیغ اسلام کریں گے۔

چین کی وحشی ریاست تبت کی حدود کی بابت برٹش و چینی گورنمنٹوں میں باہم تنازعہ ہے۔

گورکھپور کا رضانہ اخبار صلح کل بند ہو گیا اور ریاض الاخبار وہاں سے لکھنؤ میں منتقل ہو گا۔

دیسی پارچہ کی کھپت میں نمایاں ترقی پا کر احمد آباد میں بارہ نئے کارخانہ جاری

راولپنڈی میں خالص دیسی سامان کی فروخت کیلئے ایک لاکھ سرمایہ سے دوکان بنام [illegible]

مسٹر ابر کھارٹ برٹش وائس قونصل متعینہ باکو نے برٹش محصور رعایا کو بچانے کی غرض سے چند سواروں کے ساتھ حملہ کر دیا۔ چار پیدل رجمنٹ معہ سواروں اور توپخانہ کے باکو میں وارد ہوئی ہے۔

حضور ولیعہد شہزادہ انگلستان شاہی جنگی سٹیمر رینائون پر سوار ہوکر آئندہ ۱۶ اکتوبر کو جینوا سے روانہ ہوں گے۔ اور ۲۷ اکتوبر کو پورٹ سعید جائیں گے۔ یہاں پر ۶ گھنٹے قیام کریں گے۔ ۳ نومبر کو جہاز عدن میں لنگر انداز ہوگا۔ اور ۲۴ گھنٹے ٹھہریگا۔ اور آئندہ ۹ نومبر کی صبح کو آپ بمبئی میں وارد ہوں گے

روئٹر کا نامہ نگار بذریعہ تار برقی خبر دیتا ہے کہ جاپانی جنگی جہاز میکاسا پر کل صبح کو آتشزدگی ہوئی اور وہ ڈوب گیا۔ آتشگیر مادہ بڑھتے بڑھتے میگزین تک پہنچ گیا۔ بعد ازاں گرجنے کی دل دہلانے والی صدا بلند ہوئی جسنے جہاز میں شگاف پیدا کر دیا۔ پانی بھر گیا اور آگبوٹ غرق ہو گیا۔ قریب ۵۹۰ سپاہی جس میں اور بھی قریب کے جہازوں کے آدمی آن پہنچے تھے ڈوب گئے۔ اب تک آگ لگنے کا باعث ظاہر نہیں ہوا۔

اٹلی کے جن حصص میں زلزلہ محسوس ہوا ہے وہاں کے خاص مقام [illegible] میں اٹلی کی کمک وارد ہوئی ہے۔ حضور ملکہ اٹلی موٹر کار میں سوار ہوکر موقعہ واردات اور گرد و نواح کا معائنہ کر رہی ہیں۔ اور زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے جو حکام مقرر ہوئے ہیں اونہیں اپنے کام میں سرگرمی اور مستعدی کی ہدایتیں کر رہی ہیں۔ زلزلہ زدگان کے لئے ہر طرف سے بڑی چندہ فراہم ہو رہا ہے

ایرانی سوار کرد و تاتاریوں سے مل کر فی الجملہ قتل و غارت کر رہے ہیں۔ اور آرمینیوں کے گاؤں اور دیہات کو تاخت و تاراج کر رہے ہیں قتل و اور سخت گیری کا بازار گرم ہے۔ قریب کے ایک روسی ریلوے سٹیشن پر پولیس کا انسپکٹر مدد ریلوے سے قتل کیا گیا۔ ۲ ہزار سوشیلسٹ ممبروں کی ایک میٹنگ مقام طفلس میں منعقد ہوئی تھی۔ اسپر کاسک سپاہ نے گولیاں بھی چلائیں۔ ۱۰۰ آدمی مارے گئے۔ اسوقت اسقدر گھبراہٹ پھیلی کہ اکثر لوگ پامال ہوگئے یہاں کی حالت روز بروز ابتر ہو رہی ہے۔ عام بغاوت کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔

مابین دولت یونان و رومانیا کے تعلقات میں سخت کشیدگی پیدا ہو گئی ہے کیونکہ گورنمنٹ رومانیہ نے یونانی رعایا متعینہ رومانیہ کی اکثر شکایتوں اور فریادوں پر توجہ نہیں کی ہے۔

باکو کے اردگرد سرحد و پر اب گولیاں چل رہی ہیں۔ بالاخانی پر لوٹ مار قتل و غارت بلکہ آتش افشانی کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔

ہلسنگفورس فنلینڈ کے تمام شہروں کے ۸۰۰ میونسپلٹی پولیٹکل حالت پر بحث کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ پولیس نے منتشر ہونے کا حکم دیا مگر تعمیل نہیں ہوئی۔ فوج بلائی گئی اور سنگینوں کے حملے سے مجمع منتشر ہو گیا۔

کل دول یورپ نے گورنمنٹ مراکو کے نام ایک نوٹ ارسال کر کے مطالبہ کیا ہے کہ آجکل تاجروں میں اکثر طائفوں میں خانہ جنگی شروع ہو گئی ہے لہذا ان کے اثر سے بیرونی باشندوں کی جانی و مالی سلامتی کے متوفر اسباب فراہم کئے جائیں

۱۰ جمادی الثانی کو مرحوم مفتی مصر شیخ محمد عبدہ کے مرقد پر ماتمی جلسہ ہوا تھا خلقت کا بڑا ہجوم تھا۔ انتظام کیلئے پولیس بھی آئی ہوئی تھی۔ تمام اعیان سلطنت اور اکابر حکومت جلسے میں شریک تھے۔ متعدد بزرگوں نے مرحوم کے اوصاف و کمالات اور قومی و ملکی خدمات کا پردرد الفاظ میں حال بیان کیا۔ آخر میں شعراء نے کھڑے ہوکر مرثیے پڑھے اور دعائے مغفرت کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

آکیاب کا مشہور ڈاکو جسکی نسبت انعام بھی مشتہر کیا گیا تھا مسمی لاونگ پکڑا گیا۔

رنگون کے ایک متمول کی لڑکی جو پچھلے دنوں گم ہوگئی تھی اور اوس کے والدین کی طرف سے ۱۵۰۰ کا سراغ لگانیوالے کیلئے انعام مشتہر تھا ایک اسٹیشن پر اپنے عاشق کی والدہ کے ہمراہ اوسکا انتظار کرتی ہوئی پولیس کے ہتھے چڑھ گئی مقدمہ رنگون کی عدالت میں ہو رہا ہے۔ لڑکی مسماۃ "ماہ دو" اپنے عاشق کا نام نہیں بتاتی البتہ یہ ضرور بیان کرتی ہے کہ مجکو زبردستی لیجایا گیا ہے اور ایک بڑھی سفوف کھلایا گیا جسکے استعمال سے میں بیہوش ہوگئی اور ہوش آنیکے بعد بجائے وکٹوریہ کے کشتی میں بیٹھے اپنے آپ کو جہاز پایا اور میں مجبور کیگئی کہ عاشق کے نام میں فرضی خط لکھوں۔ غرض کہ اس مقدمہ نے عجیب رنگ کھلا رکھا ہے جسکی نظارہ کو لوگ دور دراز ملکوں سے جوق جوق چلے آتے ہیں۔

برٹش رزیڈنٹ تمام علاقہ نیپال میں مجسٹریٹ اور جسٹس آف دی پیس بھی مقرر کئے گئے ہیں۔

ہندوستان پنجاب [illegible] تمام اضلاع میں امید سے زیادہ بارش ہوگئی۔

Doan's Medicines

ڈون صاحب کی ادویات

ڈون صاحب کی [illegible] ادویات [illegible] ہیں [illegible] پبلک کو [illegible] سے [illegible] بچھے [illegible] ہیں کو جیسیں ڈون کے نام سے تین متفرق دوائیں مشہور ہیں جن میں (۱) ڈون کی حبوب ہاضمہ (۲) حبوب دافع درد گردہ (۳) ڈون کا مرہم ۔ ابتدا میں ہم ڈون کے حبوب ہاضمہ سے جو قوت ہضم پیدا ہوتی ہے اسکا ذکر کرنا لازمی تصور کرتے ہیں ۔

(۱) ڈون کی حبوب ہاضمہ

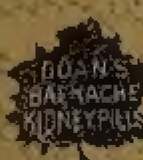
مذکورہ بالا گولیاں چھوٹی سفید رنگ کی چند جڑی اور بوٹیوں سے بنائی جاتی ہیں ۔ جگر معدہ اور آنتوں کے امراض میں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جگر کو تقویت ملنے کے باعث خون تمام رگوں میں [illegible] ہے معدہ کا فعل بھی [illegible] ہوتا ہے [illegible] آنتوں سے صاف ہو [illegible] جسم [illegible] ہو جاتا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا دو تین گولیوں کو [illegible] وقت استعمال کرنے سے صبح کو صاف دست آجاتا ہے ۔ بدن کی صحت و دماغ کو فرحت و تندرستی حاصل ہوتی ہے ۔ یہ گولیاں مستقل طور پر استعمال میں لانے سے دائمی قبض ۔ درد سر اور ضعف و نقاہت ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتی ہیں اور قوت ہاضمہ کے بڑھنے سے اعضا ہر کر بدن میں فرحت و توانائی آتی ہے تندرست جگر و معدہ میں ایک مرتبہ پھر طاقت آجاتی ہے [illegible] اور دیگر اقسام کی [illegible] سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے ۔ تجربہ سے یہ امر ثابت ہو گیا ہے کہ [illegible] ضعیف [illegible] طاقت [illegible] مذکورہ بالا امراض میں مبتلا ہوتے ہیں ۔ انکو بچانے کے لیے [illegible] سفید [illegible] ڈون صاحب [illegible] میں بڑی قوت و طاقت بخش [illegible] بے نظیر نہیں [illegible] یہی وجہ ہے کہ باعث ڈون کی حبوب ہاضمہ [illegible] اکسیر [illegible] ثابت ہو چکی ہیں [illegible] اور دیگر ادویات کی طرح ان میں [illegible] نہیں ہے ۔ ہر ایک [illegible] سالی [illegible] انکا استعمال کر سکتا ہے ۔

آخر میں مذکورہ بالا دوا سازکان گولیوں کی قیمت [illegible]



[illegible] کیلئے [illegible] ادا کرتی [illegible] ہر ایک غریب بھی انکا استعمال کر سکتا ہے ۔ جیسے کہا گیا ہے گو حبوب ہاضمہ فی الحال تین طرح کی شیشیوں میں آگئی ہیں جنکی قیمت [illegible] فی شیشی ہے اگر شیشی کے بیرونی حصے کے لیبل پر جیسیں ڈون کی تصویر ہو نگی تو دوا کے اصل ہونے میں شک نہ رہیگا ۔ اگر کوئی صاحب نمونہ کی گولیاں کے لئے پی ۔ او ۔ باکس نمبر [illegible] بمبئی کو [illegible] لکھینگے تو مفت اور خرچ [illegible] نمونہ روانہ کیا جائیگا ۔

(۲) ڈون کی حبوب دافع درد گردہ



مذکورہ بالا گولیاں درد گردہ اور [illegible] کیلئے مجرب ہیں جن اطبا و ڈاکٹروں نے ان گولیوں کا استعمال امراض مذکورہ بالا کے مریضوں پر کیا ہے وہ خود اسکے مداح بنے سمجھتے ہیں کہا جاتا ہے کہ اسکے استعمال سے پیشاب کھلکر آتا ہے ۔ اور گردہ کے علاوہ [illegible] کے متعلق کل شکایتوں کو رفع کرتی ہیں ۔ علاوہ ازیں گٹھیا ۔ امراض مثانہ وغیرہ کے لئے مفید ہیں ۔ پیشاب کا رک رک کر آنا [illegible] نیند کا [illegible] ضعف [illegible] امراض [illegible] میں بہ [illegible] ہے ۔ ڈون کی حبوب دافع درد گردہ [illegible] ہے ۔ اور [illegible] صاحب کی یہ تصویر بھی بطور [illegible] بہتر ہوگا ۔



(۳) ڈون کا مرہم

یہ مرہم کھجلی ۔ خارش ۔ پھوڑا پھنسی ۔ بواسیر [illegible] اکثر فساد خون سے امراض [illegible] سفید اور اکسیر کا حکم رکھتا ہے [illegible] اور کئی اقسام کے زخم [illegible] ہے انگریزی [illegible] کا ذکر کیا گیا ہے ۔ ہر ایک پر مذکورہ بالا جیسیں ڈون کی تصویر بھی ہوتی ہے ۔ اگر مذکورہ بالا تینوں ادویات کی تجارتی ضرورت [illegible] شخص ذاتی طور پر واقف ہونا چاہے تو ان تینوں ادویات کا نام [illegible] خاص استعمال کرے ۔

اطلاع ضروری ۔ جو خریدار اپنا پتہ بدلنا چاہیں وہ نمبر اور سابق پتہ ضرور لکھیں ۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے ورنہ جواب نہ ہوگا ۔ نمونہ کیلئے [illegible] ٹکٹ آنا چاہیئے ۔ خریداروں کی [illegible] (دیگر [illegible]

مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا ۔